U-134

مثنوی میر

Daryā-e ʿIshq

Mir [Muhammad] Taqi Mir

b. 1135 (1722)
d. 1225 (1810)

6 leaves
15 l.-pp.
nsh
late 19th century

عاشق اوسکو کہے کا جان لیئے — اور برا اسکو وہ اسے مان کیے

کیونکہ باہم معاشق تہی اونکی — ایکی بود و باش تہی اونکی

وارث اوسکے بہی بدگمان ہوے — درپئے شخص بہ جان ہویے

مشورت کی کہ مارئیے ڈالیں — دفعتاً اسپہ لاکے تیغ نکالیں

پہر یہ سوچی کہ ہونگے ہم بدنام — سنکے آخر کہیگا خاص و عام

کیا گنہ تہا جو یہ جوان مارا — کس نے مارا اسے کہاں مارا

ہوکے پرخون خفتہ بیداد — کہینچے ہونگے خفتش بسیارا

ایلڈہے سے جو کبہی اسکو تنک — تا نہ غایب ہوا نجی سے یہ تند

تہمت خطا رہلے اوسکے سر — کیجیے سنگسار اسکو پہر تا

دیکے دیوانگی کا اسکو قرار — ہرکہ آئے رہی درپئے آزار

کی اشارت کی کودکان باہنر — آئی لب پر غصہ دہر قہر ہا

ایکنے سخت کہکے تنگ کیا — ایکنے آکے زہر سنگ لیا

ایکنے ابتدا ملامت کی — ایکنے سور سے قیامت کی

ایک شخص آیا نہ ہنس ہنس کر — ایک بولا کہ کیا ہے اب تاخیر

ایک اوسے تیر سے ڈراتا تہا — ایک برچہی او وہ دیکہاتا تہا